1961_1_943_950

گنگادھاراو نارایںراؤ مجومدار

بنام

ریاست بمبئی اور دیگر۔

(منسلک مرحفات کے ساتھ)

3اکتوبر1960

بی۔پی۔سنہا سی جے، جے۔ایل۔کپور، پی۔بی۔گجیندر گڈکر، کے۔سبّا راؤ اور کے۔این وانچو، جسٹسز۔

انعام-ذاتی انعامات کا خاتمہ-قانون سازی کی آئینی جواز "جاگیر" ایک جاگیر میں حق،جس کا مطلب ہے-بمبئی ذاتی انعامز موقوفی ایکٹ، 1952 (بمبئی 42 آف 1953)، ۔دفعات 7 ,5 ,4 17-بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 (بمبئی 5 آف 1879)، دفعہ (5)3 - ہندوستان کا آئین، آرٹیکل 31،31-A

اپیل گزاروں کے پاس ذاتی انعامات تھے جو 1863 کے بمبئی ایکٹ نمبر II اور VII کے تحت تھے جس کی وجہ سے انہوں نے اپنی زمینوں کو زمینی محصول کی ادائیگی پر رکھا جو کہ مکمل تشخیص سے کم تھا۔بمبئی ذاتی انعامز موقوفی ایکٹ، 1952 کے نافذ ہونے کے بعد، اس سے متاثر ہونے والے اپیل گزاروں نے اس ایکٹ کے جواز کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ (1) جس جائیداد سے ایکٹ کے تحت نمٹا گیا تھا وہ جائیداد نہیں تھی کیونکہ جس دفعہ 4 اور 5 کو بجھا دیا گیا تھا وہ انعامدار کا حق تھا کہ وہ مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے درمیان فرق کو خود استعمال کرے اور یہ ہندوستان کے آئین کے آرٹیکل 31-A کے معنی میں جائیداد نہیں تھی، اور (2) کہ اپیل گزاروں کی جائیداد چھیننے کے لیے ایکٹ میں کوئی معاوضہ فراہم نہیں کیا گیا تھا۔

منعقد: (1) کہ انعامدار کا مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے درمیان فرق اپنے لیے استعمال کرنے کا حق زمینی محصول کے حوالے سے ایک حق تھا اور اس لیے آرٹیکل 31-A(2)(b) کی تعریف کی بنا پر کسی جاگیر میں یہ حق تھا۔اس طرح کا حق بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 کی دفعہ (5)3 کے تحت بھی آتا ہے، اور اس طرح یہ آرٹیکل 31-A کے تحت ایک جاگیر تھا۔اس کے مطابق، جب اس ایکٹ نے انعام جاگیر میں انعامداروں کے حقوق کو ختم یا تبدیل کیا تو اسے آرٹیکل 31-A کے ذریعے تحفظ فراہم کیا گیا۔

(2) ایکٹ کی دفعہ 17 کی ذیلی دفعہ (5) جس کے تحت انعامدار کو کرایہ چھوڑنے اور مکمل تشخیص کے درمیان فرق کی وجہ سے جو کچھ ملتا تھا اس کے نقصان کے لیے کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا جانا تھا، وہ غلط نہیں تھا کیونکہ آرٹیکل A-31 نے ایکٹ کو آرٹیکل 31 کے تحت کسی بھی حملے سے بچایا جو کہ معاوضے کے لیے فراہم کرنے والا واحد آرٹیکل تھا۔

دیوانی اپیلٹ کا دائرہ اختیار: 1956 کی دیوانی اپیل نمبر 155 سے 160۔

1954 کی 393، 395، 409 اور 632 کی خصوصی دیوانی درخواستوں میں 6 جولائی 1954 کے بمبئی ہائی کورٹ کے فیصلوں اور احکامات کی اپیل؛ 19 جولائی 1954، 1954 کی خصوصی دیوانی درخواست نمبر 1205 میں؛ اور 30 جولائی 1954، 1954 کی خصوصی دیوانی درخواست نمبر 1309 میں۔

پرشوتم تریکمداس، وی۔ ایم۔ لمائے، ای۔ ادیا۔ رتنم اور ایس۔ ایس۔ شکلا، اپیل گزاروں کے لیے۔ جواب دہندگان کی طرف سے ایچ۔ این۔ سنیل، ایڈیشنل سالیسیٹر جنرل آف انڈیا، این۔ پی ناتھوانی، کے۔ ایل۔ ہاتھی اور آر۔ ایچ۔ دھبر۔

3 اکتوبر 1960۔ عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

وانچو جسٹس۔۔بمبئی ہائی کورٹ کی طرف سے دیئے گئے سرٹیفکیٹ پر یہ چھ اپیلیں بمبئی ذاتی انعامز موقوفی ایکٹ، نمبر XLII آف 1953 کی آئینی حیثیت کے بارے میں ایک مشترکہ سوال اٹھاتی ہیں۔ ،(جسے اس کے بعد ایکٹ کہا جاتا ہے) اور اس فیصلے کے ذریعے نمٹا دیا جائے گا۔ اپیل گزاروں کے پاس ذاتی انعامات ہوتے ہیں جو 1863 کے بمبئی ایکٹ نمبر II اور VII کے تحت آتے ہیں۔ اس ایکٹ پر ہائی کورٹ میں کئی بنیادوں پر حملہ کیا گیا تھا جن میں سے صرف دو پر ہمارے سامنے زور دیا گیا ہے، یعنی (1) جس جائیداد سے ایکٹ کے تحت نمٹا گیا ہے وہ جائیداد نہیں ہے اور (2) اپیل گزاروں کی جائیداد چھیننے کے لیے ایکٹ میں کوئی معاوضہ فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ رٹ درخواستوں کی ریاست بمبئی نے مخالفت کی تھی اور اس کی طرف سے بنیادی دلیل یہ تھی کہ ایکٹ کو آئین کے آرٹیکل A-31 کے تحت تحفظ حاصل تھا۔

اس سے پہلے کہ ہم اپنے سامنے اٹھائے گئے دو نکات پر غور کریں، ہمیں مختصر طور پر ان حقوق کا حوالہ دینا چاہیے جو ذاتی انعام رکھنے والوں کو 1863 کے بمبئی ایکٹ نمبر II اور VII کی وجہ سے حاصل تھے۔ ایکٹ نمبر II نے بمبئی کے ایوان صدر کے کچھ حصوں تک توسیع کی اور ان حصوں میں زمینوں کے مالکان

سے نمٹا جن کے پاس زمین تھی جو مکمل یا جزوی طور پر مالیہ سرکاری کی ادائیگی سے مستثنیٰ تھی۔اس ایکٹ میں ایسی زمینوں کے مالکان کے معاملات کے لیے التزام کیا گیا تھا جن کے حق کو اس وقت تک باضابطہ طور پر خارج نہیں کیا گیا تھا۔اس میں کہا گیا ہے کہ اگر زمینوں کے ایسے مالکان ایکٹ میں مقرر کردہ شرائط وضوابط کو تسلیم کرنے پر رضامند ہو جاتے ہیں، اس سے پہلے کہ وہ اپنے حق استشنائی ثابت کرنے کے پابند ہوں، تو صوبائی حکومت بالآخر مذکورہ زمین کے مستقل طور پر، مذکورہ مالکان، ان کے وارثوں کو اختیار دینے اور ضمانت دینے کے لیے تیار ہوگی اور مذکورہ شرائط پر تفویض کرے گی اور مذکورہ شرائط کے تابع ہوگی۔اس سلسلے میں ایکٹ کی بنیادی شق یہ تھی کہ زمین کے ایسے مالک اپنی زمینوں کو مستقل طور پر رکھنے کے حقدار ہوں گے بشرطیکہ (1) جانشینی اور منتقلی کے سلسلے میں ولی عہد کے تمام دعووں کی تبدیلی میں نظرانہ کے طور پر ایک مقررہ سالانہ ادائیگی جس کا حساب تشخیص کے ہر روپے کے لیے ایک انا کی شرح سے لگایا جائے گا اور (2) تشخیص کے ایک چوتھائی کے برابر کرایہ چھوٹ۔ایکٹ میں ان معاملات کے لیے دیگر دفعات تھیں جہاں ایسی زمینوں کے مالک ایکٹ کی شرائط کی پابندی کرنے کے لیے تیار نہیں تھے اور چاہتے تھے کہ ان کے دعووں کا فیصلہ کیا جائے؛ لیکن ہمیں موجودہ مقاصد کے لیے ان دفعات سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اس طرح زمینوں کے مالکان کو ایکٹ II کے ذریعے جو بنیادی حق ملا وہ یہ تھا کہ وہ اپنی زمینوں کو مکمل تشخیص کے بجائے تشخیص کے ایک چوتھائی حصے اور تشخیص کے مزید سولہویں حصے کی ادائیگی پر رکھتے تھے۔اس طرح انہوں نے مکمل تشخیص کے روپے میں تمام پانچوں اناوں میں ادائیگی کی اور اپنے لیے روپے میں گیارہ انا برقرار رکھے۔

ایکٹ نمبر۔VII نے بمبئی کے فریسیڈنسی کے بقیہ حصوں میں زمینوں کے اسی طرح کے ہولڈرز سے نمٹا، اور اس فرق کے ساتھ اسی طرح کی دفعات کیں کہ زمینوں کے ایسے ہولڈرز کو دفعہ 6 کے تحت کٹوتی کے طور پر تشخیص کے ہر روپے کے لیے دو انا ادا کرنے تھے۔اس طرح جو لوگ ایکٹ VII کے تحت آئے انہوں نے تشخیص کے روپے میں صرف دو انا ادا کیے اور اپنے لیے روپے میں چودہ انا برقرار رکھے۔

اب ہم ایکٹ کی دفعات کی طرف رجوع کرتے ہیں۔دفعہ 2 (سی) کے مطابق "انعامدار" کی تعریف ذاتی انعام کے حامل کے طور پر کی گئی ہے اور اس میں کوئی بھی شخص شامل ہے جو قانونی طور پر اس کے تحت یا اس کے ذریعے رکھتا ہے۔دفعہ 2 (ڈی) "انعام گاؤں" یا" جاگیر" کی وضاحت کرتا ہے۔2(e) "ذاتی انعام" کی وضاحت کرتا ہے۔دفعہ 3 میں کہا گیا ہے کہ یہ قانون مذہبی یا خیراتی اداروں کے ذریعے رکھے گئے دیواستھن انعامات یا انعامات سمیت کچھ انعامات پر لاگو نہیں ہوگا۔دفعہ کی وضاحت میں کہا گیا ہے

کہ "مذہبی یا خیراتی اداروں کے پاس موجود انعامات" کی اصطلاح کا مطلب دیواستھان یا دھرمدیہ انعامات ہوں گے جو حکمران اتھارٹی کی طرف سے فی الحال کسی مذہبی یا خیراتی ادارے کے لیے دیے گئے یا تسلیم کیے گئے ہوں گے اور اس طرح بمبئی لینڈ ریونیو کوڈ، 1879 (جسے اس کے بعد کوڈ کہا جاتا ہے) کی دفعہ 53 کے تحت رکھے گئے علیحدگی کے رجسٹر میں، یا پنشن ایکٹ، 1871 کے تحت بنائے گئے قوانین کے تحت رکھے گئے ریکارڈ میں درج کیے جائیں گے۔اس طرح جہاں تک مذہبی یا خیراتی اداروں کا تعلق ہے وہ انعامات جن کو وہ شروع سے ہی دیواستھان یا دھرمدیہ انعام کے طور پر رکھتے تھے اور جو متعلقہ ریکارڈ میں درج کیے گئے تھے، ایکٹ کی دفعات سے باہر تھے۔ دفعہ 4 تمام ذاتی انعامات کو ختم کرتا ہے اور اس کے علاوہ جیسا کہ ایکٹ کی دفعات کے ذریعہ یا اس کے تحت واضح طور پر فراہم کیا گیا ہے، اس طرح کے ذاتی انعامات کے سلسلے میں مذکورہ تاریخ کو قانونی طور پر موجود تمام حقوق کو بھی کچھ مستثنیات کے ساتھ ختم کر دیا گیا تھا جو اب مادی نہیں ہیں۔ دفعہ 5 میں کہا گیا ہے کہ تمام انعام گاؤں یا انعام اراضی ضابطے کی دفعات یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے مطابق زمین کی آمدنی کی ادائیگی کے لیے ذمہ دار ہیں اور ہوں گی اور ضابطے کی دفعات اور زمینوں سے متعلق قواعد اس طرح کی زمینوں پر لاگو ہوں گے۔ اس میں مزید کہا گیا ہے کہ انعام کی زمین کے سلسلے میں ایک انعامدار جو اپنے اصل قبضے میں ہے یا کسی ایسے شخص کے قبضے میں ہے جو کمتر ہولڈر کے علاوہ اس کے پاس ہے (ایک رعایت کے تابع جس کا ابھی ذکر کیا جائے گا) بنیادی طور پر ریاستی حکومت کے ذمہ دار ہو گا اس کے پاس موجود ایسی زمین کے سلسلے میں واجب الادا اراضی کی ادائیگی کے لیے اور تمام حقوق کے حقدار ہوں گے اور ضابطہ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا فی الحال نافذ کسی دوسرے قانون کے تحت اس طرح کی زمین پر قابض ہونے کے سلسلے میں تمام ذمہ داریوں کے ذمہ دار ہوں گے۔ اس طرح دفعہ 5 کے ذریعے ذاتی انعام کا حامل تمام عملی مقاصد کے لیے ضابطہ کے تحت قبضہ کرنے والا بن گیا جو مکمل زمینی محصول کی ادائیگی کا ذمہ دار تھا اور 1863 کے ایکٹ II اور VII کے تحت اسے حاصل ہونے والا فائدہ کہ وہ زمین کی آمدنی کا صرف ایک حصہ ادا کرے اور باقی اپنے لیے برقرار رکھے۔ جس رعایت کا ہم نے اوپر حوالہ دیا ہے وہ یہ تھی کہ انعام کی زمین رکھنے والے کمتر ہولڈر نے ذاتی انعام کے ہولڈر کو سالانہ تشخیص کے برابر رقم ادا کی، ایسا کمتر ہولڈر ریاستی حکومت کا ذمہ دار ہو گا اور کوڈ کے تحت زمین کا قابض بن جائے گا۔ دفعہ 7 پھر کچھ زمینوں جیسے عوامی سڑکیں، راستے اور گلیاں، پل، گڑھے، ڈائیک اور باڑ، سمندر اور بندرگاہوں کی تہہ، پانی کے نشان سے نیچے کی کھاڑیاں اور دریاؤں، ندیوں، نالوں، جھیلوں، کنوؤں اور ٹینکوں، اور تمام نہروں، آبی

گزرگاہوں، تمام کھڑے اور بہتے ہوئے پانی، تمام غیر تعمیر شدہ گاؤں کی جگہوں، تمام بنجر زمینوں اور تمام غیر کاشت شدہ زمینوں (عمارتوں یا دیگر غیر زرعی مقاصد کے لیے استعمال ہونے والی زمینوں کو چھوڑ کر) کو ریاستی حکومت میں شامل کرتا ہے اور ان میں انعام کے حقوق کو ختم کرتا ہے۔ دفعہ 8 درختوں اور درختوں کے حق سے متعلق ہے۔ 9 کانوں اور معدنی مصنوعات کے حق کے ساتھ۔ دفعہ 10 دفعہ 7 کے تحت حقوق کے خاتمے کے لیے معاوضے کی فراہمی کرتی ہے جبکہ دفعہ 11 دفعہ 10 کے تحت کلکٹر کے حکم سے اپیل کا حق دیتی ہے۔ دفعہ 12 سے 16 طریقہ کار کے معاملات سے متعلق ہیں اور دفعہ 17 انعامدار کے حق کے معدوم ہونے یا ترمیم کے معاوضے کی ادائیگی کے لیے فراہم کرتی ہے جو کہ دفعہ 10 کے تحت نہیں آسکتی ہے۔ تاہم دفعہ 17 کی ذیلی دفعہ (5) میں کہا گیا ہے کہ "اس دفعہ کی کوئی بھی چیز کسی بھی شخص کو اس بنیاد پر معاوضے کا حقدار نہیں بنائے گی کہ کوئی انعام گاؤں یا انعام کی زمین جسے زمینی محصول کی ادائیگی سے مکمل یا جزوی طور پر چھوٹ دی گئی تھی، اس ایکٹ کی دفعات کے تحت کوڈ کی دفعات کے مطابق مکمل تشخیص کی ادائیگی کے تابع ہے۔" دفعہ 17-اے بانڈز کے اجرا کے حق میں ہے۔ جب کہ دفعہ 18 بمبئی کرایہ داری اور زرعی اراضی ایکٹ، 1948 کا اطلاق کسی بھی انعام گاؤں یا انعام کی زمین پر یا انعامدار اور اس کے کرایہ داروں کے باہمی حقوق اور ذمہ داریوں کے لیے فراہم کرتا ہے۔ دفعہ 19 قواعد بنانے کے لیے فراہم کرتا ہے اور دفعہ 20 منسوخی اور ترامیم سے متعلق ہے۔

ایکٹ کے اس تجزیے سے معلوم ہوگا کہ اہم دفعات دفعہ 4، 5 اور 7 ہیں۔ جہاں تک دفعہ 7 کا تعلق ہے، اس دفعہ کی بنیاد پر ریاست میں موجود زمینوں کے حوالے سے معاوضے کا التزام ہے۔ لیکن دفعہ 4 اور 5 کے ذریعے ختم کیے گئے حقوق کے لیے کوئی معاوضہ فراہم نہیں کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں کہ انعامدار کا بنیادی حق زمینی محصول کی ادائیگی پر اپنی زمینوں پر قبضہ کرنا تھا جو کہ مکمل تشخیص سے کم تھا اور یہ وہ حق ہے جسے دفعہ 4 اور 5 کے ذریعے ختم کر دیا گیا ہے اور انعامدار کو اب مکمل تشخیص ادا کرنی ہوگی۔ مکمل تشخیص ادا کرنے کی وجہ سے انعامدار کو ہونے والے نقصان کے لیے کوئی معاوضہ فراہم نہیں کیا گیا ہے۔

یہ ہمیں پہلے تنازعہ کی طرف لے جاتا ہے۔ اپیل گزاروں کی جانب سے اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ دفعہ 4 اور 5 جس چیز کو ختم کرتی ہے وہ انعامدار کا حق ہے کہ وہ مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے درمیان فرق کو اپنے لیے استعمال کرے، اور یہ آئین کے آرٹیکل 31-اے کے معنی میں کوئی جائیداد نہیں ہے۔ موجودہ مقاصد کے لیے آرٹیکل 31-اے میں متعلقہ دفعات یہ ہیں:-

"31-A (1) آرٹیکل 13 میں موجود کسی بھی چیز کے باوجود، کوئی قانون فراہم نہیں کرتا ہے۔

(a) ریاست کی طرف سے کسی جائیداد یا اس میں موجود کسی حق کا حصول یا ایسے کسی حق کو ختم کرنا یا اس میں ترمیم کرنا، یا

(b)۔

(c)۔

(d)۔

(e) اس بنیاد پر کالعدم سمجھا جائے گا کہ یہ آرٹیکل 14، آرٹیکل 19 یا آرٹیکل 31 کے ذریعہ دیئے گئے کسی بھی حق سے مطابقت نہ رکھتا ہے یا اسے چھینتا ہے یا اس میں کمی کرتا ہے۔

فراہم کی گئی۔

(2) اس مضمون میں۔

(a) کسی مقامی علاقے کے سلسلے میں 'اسٹیٹ' کے اظہار کا وہی معنی ہوگا جو اس علاقے میں نافذ زمین کی میعاد سے متعلق موجودہ قانون میں اس اظہار یا اس کے مقامی مساوی کا ہے، اور اس میں کوئی جاگیر، انعام یا موافی یا اسی طرح کی کوئی گرانٹ اور مدراس اور کیرالہ کی ریاستوں میں کوئی جنم حق بھی شامل ہوگا۔

(b) کسی جائیداد کے سلسلے میں 'حقوق' کے اظہار میں وہ حقوق شامل ہوں گے جو مالک، ذیلی مالک، زیر مالک، میعاد ہولڈر، رئیت، زیر ملکیت یا دیگر ثالث کو حاصل ہوں اور زمینی محصول کے سلسلے میں کوئی حقوق یا مراعات شامل ہوں۔

آرٹیکل 31-A(2)(a) میں لفظ اسٹیٹ کی تعریف سے یہ واضح ہو جائے گا کہ اس میں خاص طور پر ایک "انعام" شامل ہے۔ اس طرح ہماری رائے میں یہ دعوی کرنا بے کار ہوگا کہ انعام آرٹیکل 31-اے کے مقصد کے لیے "اسٹیٹ" کے معنی کے اندر اثاثے نہیں ہیں۔ یہ ایکٹ خاص طور پر انعام سے متعلق ہے اور اس طرح واضح طور پر آرٹیکل 31-اے کے تحت آرٹیکل 14، آرٹیکل 19 یا آرٹیکل 31 کے تحت کسی بھی حملے سے محفوظ رہے گا۔ تاہم، اس بات پر زور دیا جاتا ہے کہ انعامدار کا یہ حق کہ وہ مکمل تشخیص کا وہ حصہ جو اس کے حکومت کو کرایہ چھوڑنے کی ادائیگی کے بعد باقی رہ گیا تھا، کسی اسٹیٹ میں حق نہیں ہے۔ اس دلیل کی بھی کوئی طاقت نہیں ہے۔ انعام اسٹیٹ ہونے کی وجہ سے انعامدار کا حکومت کو قابل ادائیگی کرایہ چھوڑنے کے علاوہ مکمل تشخیص کا کچھ حصہ برقرار رکھنے کا حق اس لیے پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس کے پاس انعام اسٹیٹ

ہے۔اس لیے حق جائیداد میں حق سے زیادہ کچھ نہیں ہوسکتا۔اس کے علاوہ آرٹیکل (b)(2)31-A میں "حقوق" کے اظہار کی تعریف کسی شک سے بالاتر موقف کو واضح کرتی ہے، کیونکہ اس میں یہ فراہم کیا گیا ہے کہ کسی جائیداد سے متعلق حقوق میں زمینی محصول کے حوالے سے کوئی بھی حقوق یا مراعات شامل ہوں گی۔ یہاں تک کہ اگر یہ کہنا ممکن ہو کہ انعامدار کا مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے درمیان فرق کو اپنے لیے استعمال کرنے کا حق کسی اسٹیٹ میں اس طرح کا حق نہیں تھا، تو یہ انعامدار کے حق کی اس جامع تعریف کی وجہ سے کسی اسٹیٹ میں حق بن جائے گا جو کہ زمین کی آمدنی کے حوالے سے صرف ایک حق یا استحقاق ہوسکتا ہے۔اس کے علاوہ، یہ واضح ہے کہ زیر بحث حق ضابطہ اخلاق کی دفعہ (5)3 کے تحت آتا ہے اور اسی طرح یہ آرٹیکل 31-اے کے تحت ایک اسٹیٹ ہے۔لہذا اپیل گزاروں کی دلیل کہ ایکٹ کے ذریعے نمٹائے گئے انعامات آرٹیکل 31 میں "اسٹیٹ" کے اظہار کے تحت نہیں آتے ہیں۔ایک ناکام۔ان کی مزید دلیل کہ مکمل تشخیص اور کرایہ چھوڑنے کے درمیان فرق کو برقرار رکھنے کا ان کا حق کسی اسٹیٹ میں حق نہیں ہے، بھی ناکام ہو جاتا ہے۔لہذا یہ ایکٹ جب اعضاضی جاگیر میں انعامداروں کے حقوق کو ختم یا تبدیل کرتا ہے تو آرٹیکل 31-اے کے ذریعے واضح طور پر محفوظ ہے۔

اگلی دلیل یہ ہے کہ یہ قانون معاوضے کی فراہمی نہیں کرتا ہے اور اس لیے آرٹیکل 31 کے پیش نظر اس کا اختیار ختم ہو جاتا ہے۔تاہم، ہمیں معلوم ہوا ہے کہ جہاں تک انعام اراضی کے اس حصے کا تعلق ہے، جو دفعہ 7 کے ذریعے ریاست میں شامل ہیں، اس ایکٹ نے دفعہ 10 کے تحت معاوضے کی حمایت کی ہے۔مزید دفعہ 17 کسی ممکنہ معاملے میں معاوضے کا التزام کرتی ہے جہاں دفعہ 7 کے ذریعے کچھ چھوٹ گیا ہو اور انعامدار اس کے معاوضے کا حقدار ہو۔یہ سچ ہے کہ دفعہ 17 کی ذیلی دفعہ (5) کے ذریعے انعامدار کو اس نقصان کے لیے کوئی معاوضہ ادا نہیں کیا جانا چاہیے جو اسے کرایہ چھوڑنے اور مکمل تشخیص کے درمیان فرق کی وجہ سے ملتا تھا۔تاہم یہ واضح ہے کہ آرٹیکل 31-اے ایکٹ کو آرٹیکل 31 کے تحت کسی بھی حملے سے بچاتا ہے جو معاوضے کے لیے فراہم کرنے والا واحد آرٹیکل ہے۔معاملے کے اس نقطہ نظر میں ایکٹ کی آئینی حیثیت پر اس بنیاد پر حملہ نہیں کیا جا سکتا کہ یہ کچھ حقوق کے خاتمے کے لیے کوئی معاوضہ فراہم نہیں کرتا ہے۔

ان اپیلوں میں کوئی طاقت نہیں ہے اور انہیں اخراجات کے ساتھ خارج کر دیا جاتا ہے۔سماعت کے اخراجات کا صرف ایک سیٹ۔

اپیلیں مسترد کر دی گئیں۔

Javeed Ahmed Geelani
I attest to the accuracy and
authenticity of this document

12.06.24